



چلو شروع سے محبت کریں

از

انمول فاطمہ

یہ کہانی ہی ایک ایسی لڑکی کی جو اپنے والدین سے بہت محبت کرتی ہیں.....

یہ کہانی ہے ایک ایسی لڑکی کی جو اپنے دوست جیسی بہن کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہے....

یہ کہانی ہے ایک ایسی لڑکی کی جو محبت کر کے کے یہ نہیں بول سکتی کی وہ کرتی ہے محبت....

یہ کہانی ہے ایک ایسی لڑکی کی جو اس دنیا سے انجان ہے.....

یہ کہانی ہے آرزو فاطمہ کی.....

یہ کہانی ہے ایسے لڑکے کی جو کرتا ہے نفرت دکھاوے سے.....

یہ کہانی ہے ایک ایسے لڑکے کی جس کو پہلی نظر میں ہو جاتی ہے محبت ایک لڑکی سے.....

یہ کہانی ہے ایک ایسے لڑکے کی جس نے اپنے آپ کو بدل لیا بس اس کے لیے.....

یہ کہانی ہے ازلاں ہیدر کی.....

قسط 1

***سفر کرتے کرتے تھک جاؤ گے بار بار

اگر رہنا چاہتے ہو خوشی خوشی

تو گزارو ہر لمحہ دوست کے ساتھ **

دن کے پانچ بج رہے تھے اور ایک لڑکا کسی سمندر کے کنارے بیٹھا تھا اسے دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا کہ

وہ کسی گہری سوچ میں مبتلا ہے پاس میں اس کے کچھ پتھر پڑے تھے جو ایک ایک کر کے وہ سمندر کی طرف پھینک رہا تھا

اسکے آس پاس بہت شور تھا لوگوں کا ہجوم تھا سب بہت خوش تھے اپنی فیملی کے ساتھ اچانک اس کے موبائل میں نوٹیفکیشن آیا وہ اپنے ہوش و

حواس میں آیا

اور موبائل اٹھا کر کچھ دیکھ کر تھوڑا مایوس ہوا وہ مسیح اس کے بابا کی طرف سے تھا

بابا: "بیٹا تم کہاں ہو ہم تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں ہم تھوڑا باہر کی طرف ہیں تم آ جاؤ"

اسنے موبائل کی اسکرین سے سمندر کی طرف دیکھا آج کراچی میں آخری دن تھا وہ کل لاہور روانہ ہو جائے گا۔

پڑھائی کے سلسلے میں اس لیے وہ تھوڑا مایوس ہو گیا تھا کہ اب وہ اپنی فیملی کے ساتھ نہیں رہنے والا اس لڑکے کا نام از لان تھا

وہ کبھی بھی اپنی فیملی کے سوا نہیں جاتا تھا پر اس کا لاہور کی ایک اچھی سی یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہو گیا۔

اور یہی سوچ سوچ کر وہ کھڑا ہوا پیچھے اس کے بہت لوگوں کا مجموعہ تھا سب اپنی فیملی کے ساتھ بہت خوش لگ رہے تھے وہ ان لوگوں کے بیچ میں سے نکلا اور ادھر ادھر دیکھ کر اپنے بابا کو ڈھونڈنے لگا او ایک دو منٹ ڈونڈنے بعد وہ اسے دیکھے بنا آواز لگائے وہ

انکی طرف جانے لگا حسین حیدر کی پیٹ تھی اس کی طرف وہ ان کے بالکل قریب آ کر کہا

"بابا میں یہاںوں میں یہیں تھا اب چلتے ہیں امی اور بھائی کہاں ہیں؟"

وہ چاروں طرف دیکھتے وے بولا حسین حیدر نے کہا

"ہاں وہ گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں ہمارا چلو چلتے ہیں"

اور وہ روڈ کی طرف جانے لگے جہاں ایک گاڑی میں ایک عورت بیٹھی تھی اور ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لڑکا بیٹھا تھا

وہ دونوں گاڑی کے اندر گئے ازلان گاڑی کے پیسنجر سیٹ پر بیٹھا جہاں اس کی والدہ صفیہ پہلے سے ہی اس کا انتظار کر رہی تھی

اور ازلان کو دیکھ کر جیسے وہ اطمینان میں آئی

"بیٹا کہاں تھے تم تم نے کہا تھا میں یہیں پاس میں جا رہا ہوں پر تم نہیں دکھے ہمیں"

ازلان نے مسکراتے ہوئے صفیہ کو اطمینان سے کہا

"امی میں وہیں سمندر کے کنارے ہی بیٹھا تھا"

اور وہ لڑکا دانش جس کی عمر 20 سالہ تھی وہ موبائل میں کسی سے بات کر رہا تھا

اور پھر اس نے موبائل پہ کسی کو کہا

"چلو میں تم سے کل میں بات کرتا ہوں" گاڑی دانش حیدر چلا رہا تھا جو کہ اذلان حیدر کا بڑا بھائی ہے دانش نے موبائل اگے رکھ کر اور گاڑی چلانا اسٹارٹ کر دی اذلان کی نظریں ونڈوسے باہر ہی تھی

اور وہ خاموس بیٹھا تھا جیسے کہ وہ تھوڑا سا پریشان ہو دانش نے یہ محسوس کر لیا تھا اس نے اذلان سے باتیں کرنا اسٹارٹ کر دی اور آخر میں

اکر اس نے اذلان سے پوچھا

"اذلان تم کب جارہے ہو لاہور"

نظر دانش کے راستے پر ہی تھی اذلان نے اپنی نظریں باہر سے اگے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے دانش کی طرف گھمائی اور کہا

ب

"بس کل ہی جانے کا پلان ہے کیونکہ کلاس شروع پرسوں سے ہوگی تو سوچ رہا ہوں کہ کل جاؤں تاکہ اپنی ہاسٹل میں تھوڑا سیٹل ہو جاؤں اور پرسوں سے تو ویسے ہی کلاس ہے تو پھر ٹائم نہیں ملے گا اتنا دیکھنے اور سمجھنے کا اس لیے کل ہی جاؤں گا"

"ہاں تھوڑا سیٹ ہو جاؤ پھر تم ہمارے بنگلو میں شفٹ ہو جانا وہاں"

"ٹھیک ہے"

"میں تمہیں کہو دھوڑنے جاؤں گا ایر پورٹ پر"

ازلان نے سرہاں میں ہلایا اور باہر کی طرف پھر سے دیکھنے لگا ان کے والدین ان کی بات سن رہے تھے اطمینان سے صرف کچھ بولے بغیر۔
بہت رش لگ رہی تھی ایر پورٹ پر ہر طرف ہی لوگ ہی لوگ تھے کوئی اپنے پیاروں کو الودا کر رہا تھا تو کوئی ان سے مل رہا تھا

تو ایک لڑکی جو وہیں کسی کا شاید انتظار کر رہی تھی اور کار کے پیچھے چھپ بھی رہی تھی

جیسے ہی اس نے سامنے ایک لڑکے کو آتے دیکھا تو وہ بھاگ کر اس کے پاس گئی اس کو پیچھے سے جا کر گلے لگا دیا

وہ لڑکی تھوڑا چوکی اور ہاتھ چھڑا کر جلدی سے اس نے پیچھے کی طرف دیکھا تو اس کی کزن آرزو فاطمہ تھی وہ بہت خوش ہوئی اور اس کو پھر سے گلے سے لگالیا "امی نے کہا تھا کہ تم آرہی ہو تبھی میں نے سوچا چل کر تمہیں سر پرانز دیتے ہیں"

آرزو فاطمہ نے کہا بڑی خوشی کے انداز میں ایشل بھی بہت خوش لگ رہی تھی

جو کراچی سے تعلق رکھتی تھی پر اب یہاں لاہور کی ایک یونیورسٹی میں داخلہ لیا ہے آرزو اس کی بچپن کی سہیلی ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی کھالاک بیٹی بھی تھی آرزو اور ایشل سیم ہی کلاس میں تھی پر پھر آرزو کے والد کی جو بکاٹرانسفر لاہور میں ہو گیا

ایشل نے بھی یونیورسٹی کراچی میں داخلہ لینے کے بجائے یہاں کی ایک یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور آرزو نے بھی اسی کے ساتھ داخلہ لیا

وہ دونوں بہت خوش ہیں کہ دونوں اب ساتھ میں پڑھنے والے ہیں ایشل خوشی ہونے کے ساتھ ساتھ بہت حیرت میں بھی تھی اسی گلے لگا کر وہ اسے کہنے لگی

"میں تو تمہیں سر پر انز دینے والی تھی تم نے مجھے دے دیا میرا پلان تو فلوپ ہو گیا"

کچھ دکھی ہونے کی کوشش کرنے لگی پر جب ان دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملی تو دونوں خوشی میں پھر ایک دوسرے کو گلے لگانے لگی کچھ فاصلے پر ہی فاطمہ آئزہ کی والدہ ان کو بڑی خوشی سے دیکھ رہی تھی

ایشل نے آئزہ کو چھوڑ کر پھر فاطمہ کو گلے لگا کر کہا "خالا آپ نے یہ اچھا نہیں کیا میرے ساتھ امی نے بھی ٹھیک نہیں کیا میں نے انہیں کہا تھا کہ آپ کو نہ بتائے میں آپ لوگوں کو سر پر انز دوں گی"

فاطمہ مسکرائی اور اس کو ماتھے پر چومنے کے بعد کہا "اور ہم نے آپ کو کر دیا آپ دو یا ہم دیں سر پر انز ایک ہی بات ہے"

پیچھے سے آئزہ کی آواز آئی "چلیں اب گھر چلتے ہیں ایشل بہت تھک گئی ہوگی" دونوں نے پیچھے آئزہ کو دیکھ کر ہاں میں سر ہلایا اور تینوں گاڑی کی طرف جانے لگی۔

کراچی کے ائر پورٹ پوچھنے کے بعد از لان اور دانش ایک دوسرے کو الوداع کر رہے تھے

"پہنچ کر کال کرنا اچھے سے پڑھنا کوئی پریشانی ہو تو مجھے بتانا میرا دوست رہتا ہے وہاں وہ تمہاری پوری مدد کرے گا "

دانش ہمیشہ سے از لان کے لیے بہت پروٹیکٹو تھا اور از لان بھی اس کو اپنا اینڈل مانتا تھا

"جی بھائی اب میں اتنا چھوٹا تو نہیں رہا آپ مجھے ابھی بھی چھوٹا سمجھتے ہیں "

از لان نے تھوڑے ناراضگی میں کہا

"تم میرے لیے ہمیشہ چھوٹے ہی رہو گے پگلو"

اس نے اپنا دایاں ہاتھ از لان کے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا "چلو اب جاؤ ورنہ میں تمہیں پھر جانے نہیں دوں گا اگر مانعہ چینیج ہو گیا تو"

از لان نے دانش کو ایک بار پھر سے گلی لگا کر ایر پورٹ کی طرف جانے لگا اور ہاتھ میں اس کے ٹکٹ کو دیکھتے ہوئے اپنی سیٹ ڈھونڈنے لگا ایک بوڑھے آدمی کے سامنے کھڑا اور اپنی سیٹ کو دیکھا اور پھر ان کے سائیڈ میں جا کر بیٹھ گیا

اور چند منٹ کے بعد جہاز نے اپنی منزل پر جانا شروع کیا اس کا سفر اسٹارٹ ہو گیا لاہور کی طرف۔

"تو بتاؤ تم ایکسٹنڈ ہو کل ہماری یونیورسٹی کافر سٹ سیمسٹر سٹارٹ ہونے والا ہے اور ہم دونوں ساتھ پڑھنے والے ہیں "

ایشل بہت خوش تھی اور ایکسٹنڈ سے کہا "میں تو بہت خوش ہوں "

اُڑہ فاطمہ نے کہا ان دونوں کو بہت عرصہ ہو گیا ہے ایک ساتھ جا کر پڑھنے کا کیونکہ وہ شروع سے ساتھ پڑھتی رہی بٹ پانچویں کلاس میں آکر وہ دونوں الگ ہو گئی۔

کیونکہ اُڑہ فاطمہ کے والد کا ٹرانسفر لاہور میں ہو گیا

اور کبھی بھی ایشل کا ایسا پروگرام نہیں بنا کہ وہ لاہور آئے تو وہ پورے 7 سال کے بعد ایک دوسرے سے مل رہی تھی اور ساتھ میں پڑھنے کے لیے بہت ایکسٹنڈ تھی وہ ایک دوسرے کو بہت سی باتیں بتانے لگی

جیسے کہ انہوں نے ان 7 سالوں میں

"کیا کیا "

کیا اور انہی باتوں میں ایشل نے ایک بار اُڑہ سے پوچھا "کیا تمہیں کبھی محبت ہوئی ہے "

آئزہ ہنسی اور ہنستے ہنستے کہا

"مجھے اور محبت چل ہٹ کیوں فزول کی باتیں کر رہی ہو" آئزہ نے جوابن اسی سے سوال کر لیا "

کیوں تمہیں ہوا ہے کیا "

"ہوئی ہے بولوڈ فر"

"اور یہی بات ہوئی ہے یا نہیں تو مجھے تو روز ہو جاتی ہے کبھی کسی سے تو کبھی کسی سے "

اور دونوں مسکرانے اور ہنسنے لگیں

"سناتے قہے ہم بھی اپنی محبت کے اگر ہو جاتی یہ کمبخت محبت ہم سے "

آئزہ نے تھوڑا مذاق میں شاعری کرنا سٹارٹ کر دی اور ا

"واہ واہ واہ واہ "

جس سے پھر دنوں کی ہنسی کی آواز باہر تک آنے لگیں " سچی سچی بتاؤ کبھی ہوئی ہے "

ایشل نے اب سنجیدگی سے کہا اور آئزہ کی نظریں اس طرف نہیں تھیں تھی وہ اپنے پیپر پلٹ رہی تھی

فائل کے اور اپنی ڈاکو منٹس چیک کر رہی تھی آئزہ بھی تھوڑی سنجیدہ ہو گئی اور کہنے لگی کہ

"یار کیا ہو گیا ہے تمہیں ہماری عمر دیکھو ابھی بھی بچے ہیں ہم اور چلے محبت کرنے اور میں نے کبھی اس بارے میں سوچا ہی نہیں بندہ سوچتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال آتا ہے پر میرا پورا دھیان آج تک صرف پڑھائی پر تھا اور میں تم بھی پڑھائی پر فوکس کرو چھوڑو یہ باتیں "

ایشل نے اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھتے ہوئے کہا

"اچھا کبھی تو ہوگی تمہیں بھی پھر پوچھوں گی تم سے میں "

ایشل نے اپنی انگلی اسکے سامنے ہلاتے ہوئے کہا

"بددعا دے رہی ہو "

"بددعا تو نہیں ہوتی محبت "

"تم واہ لڑکی ہو جو محبت کرنے کو بددعا بول رہی ہو"

میں تو اس لیے پوچھ رہی تھی کیونکہ تم نے کبھی بھی اس بارے میں مجھ سے ذکر نہیں کیا حالانکہ میں تو تم سے ان باتوں پر بھی تبصرہ کرتی رہتی تھی

مجھے لگتا تھا کہ تم مجھ سے چھپاتی ہو پر اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم مجھ سے کوئی بات نہیں چھپاتی تم سچ ہی بول رہی تھی کیونکہ تم کہہ سکی وی ہو یہاں سے "

ایشل نے بیڈ سے اٹھتے وے دماغ کی طرف اشارہ کرتے کہا

"تم تو"

آزہ بھی مسکرائی اور اسکے پیچھے گئی

"میں جھوٹ نہیں بولتی پگلو"

وہ ویسے ہی اسکے پیچھے بھاگتے وے کہ رہی تھی روکی اور کمر پر ہاتھ رکھے

"اب چلو ہم تیاری کرنا سٹارٹ کرتے ہیں کل ہمیں جانا ہے"

صبح کے سات بج رہے تھے اور آئزہ نے ایشل کو اٹھاتے ہوئے کہا کہ

"چلو بہن اٹھ جاؤ جانا نہیں ہے کیا"

آج 18 ستمبر تھا ایشل بہت نیند میں تھی اور اس نے کہا

"ہاں رکو بس دو منٹ"

آئزہ نے اس کو جھنجھوڑتے ہوئے اٹھایا اور اس کو بستر سے اٹھا کر واش روم کی طرف بھیج دیا

"نہیں تم جاؤ ابھی جاؤ"

دونوں تیار ہو کر پھر نیچے ڈائننگ ہول میں چلی گئی جہاں ان کا ناشتہ لگ رہا تھا اور آئزہ کی والدہ نے ان دونوں کو بلایا اور کہا

"میں نے تم دونوں کے لیے ناشتہ بنا دیا ہے بیٹھو اور کر کے پھر جاؤ"

آزہ اور ایشل نے دونوں نے ایک ساتھ کہا

"نہیں نہیں"

"ہم یونیورسٹی میں کر لیں گے"

"جی امی ابھی ہمیں آلریڈی بہت زیادہ لیٹ ہو گیا ہے"

اور دونوں نے باہر کا دروازہ کھولا اور باہر آگئی جہاں گیراج میں ان کی گاڑی کھڑی تھی تو آزہ نے کہا کہ

"گاڑی میں چلاؤں گی"

"نہیں یار مجھے چلانے دو میں لاہور میں فرسٹ ٹائم آئی ہوں تو لاہور کی سڑکوں میں تھوڑی تفریح تو کرنے دو"

"اووو میڈم کونسی تفریح بابا نے سنانا پوری تفریح نکلے گی آپ کی اس لیے میں ہی چلاؤں گی"

"یار ایک تو تم ڈرتی بہت ہو اپنے بابا سے"

ڈرتی نہیں ہو اسے شاید پیار اور عزت کہتے ہیں جو آپ کی دیکشن میں نہیں"

ایشل نے ناراضگی میں اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا

ارہ نے ہاتھ اٹھایا اور مسکراتے ہوئے کہا

"اچھا بابا تم ہی چلاؤ یہ لو چابی" ایشل موڑی اور مسکراتے چہرے کے ساتھ چابی لی "دونوں گاڑی میں بیٹھی تو فاطمہ بیگم باہر آئی "بیسٹ اف لک بچوں"

"شکریہ خالا"

"شکریہ امی"

"گاڑی سنبھال کر چلانا ایشل"

"جی خالا" جاتے وے کہا۔

یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہی پہلے تو انہوں نے گاڑی پارکنگ ایریا میں لگائی

اور پھر دونوں ہی پیدل اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھنے لگی اور سیکشن B کے سامنے کھڑی ہوئی ایک دوسرے کو دیکھا۔

"چلو اندر"

تو ایشل مسکرائی اور کہا

"پہلے تم"

آرہ نے اسے غور سے دیکھا پھر ایشل نے بھی سر جھٹکاتے ہوئے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا

"اوکے میڈم تم کبھی نہیں اوور کم کرنا اپنے انٹرویوورٹ زندگی کو ایشل اندر جاتے وے اسکا ہاتھ پکڑ کر لیکر جاتے وے بالی

"اووہیلو میں اس وجہ سے اندر پہلے آنے سے روک رہی تھی وہ تو میں تمہیں پہلا قدم رکھنے کے لیے کہہ رہی تھی جسے تمہیں گاڑی چلانے کی

جلدی تھی تو میں نے سوچا یہ بھی پہلے کرو تم"

"اوووو میں تو قربان جاؤں آپ کی مہربانی پر"

جب وہ بالکل سینٹر پر کھڑے دیکھا کہ صرف دو

لڑکیاں اور پانچ لڑکے بیٹھے تھے تو وہ جا کر دوسرے کولم میں بیٹھ گئی اور پھر اپنی نوٹ بک نکالتے آرہا کہ

"ہم جلدی آگئے کیا؟"

"نہیں بہن ہمیں دیر ہوگئی ہیں سب پڑھ کر چلے بھی گئے"

"سچی؟"

آرہ نے حیرت سے کہا

"اے بہن پڑھائی میں ہی تیرا دماغ چلتا بس باکی تو تم ڈفر ہو ایک نمبر کی"

"اتنی جلدی کون سی کلاس ہوتی ہے میں تو مذاق میں کہہ رہی تھی"

"میں ویسے بھی بہت ہوشیار ہوں میڈم"

"ہاں وہ تو اب مجھے سمجھ آرہا ہے"

دیکھتے ہی دیکھتے باقی سٹوڈنٹس بھی آگئے اور کلاس تقریباً نفل ہو گئی اور پروفیسر کے اندر آنے سے 10 سیکنڈ پہلے دو اسٹوڈنٹ اندر داخل ہوئے ایک لڑکی تھی جس میں اور ایک لڑکا کالے بال گندمی رنگ براؤن آنکھیں پیٹ پیٹ بلیٹ کلر کی اور شرٹ براؤن کلر کی نوڈاٹ بہت حسین تھا

اسکے ساتھ لڑکی بھی بہت پیاری لگ رہی تھی کالے شورٹ بال ہلکا سا میکپ کیے گلابی ہونٹ گندمی رنگ کالی آنکھیں شلوار قمیض پہنے بلا کی حسین تھی آئرنہ کی نظریں جیسے ہٹ ہی نہیں رہی تھی

وہ سیدھے آئرنہ کے دائیں طرف جو تین سیٹیں خالی تھی وہاں آئرنہ کی طرف دیکھ کر ایک ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا

"یہاں کوئی بیٹا تو نہیں ہوا نہ" تو آئرنہ نے مسکراتے ہوئے کہا

"نہیں یہاں کوئی بیٹھا نہیں ہوا آپ بیٹھ سکتی ہے"

اسی کے پیچھے وہ لڑکا بھی آکر اس لڑکی کے دائیں طرف آ کے بیٹھ گیا باقی وہاں پہ صرف ایک سیٹ خالی تھی

"ہیلو میرا نام پریشہ ہے تمہارا"

"میرا نام آئرنہ ہے"

"اور میرا نام ایشل"

ایشل نے ایک cute طریقے سے کہا

"میں رایان پریشے کا بھائی"

"تم دونوں twins ہو"

"جی" دونوں نے ایک دوسرے کو مسکراتے چہرے سے دیکھتے دے کہا

"تم دونوں؟"

"کاش ہوتے" آرزو نے مایوسی سے کہا

"تمہیں ہم دونوں twins لگتی ہیں" ایشل نے جوابن سوال کیا

"نہیں لگتی تو نہیں"

"ہم دونوں کنزس ہیں" آرزو نے کہا

پریشے سے بات کرتے وقت ہی پروفیسر آگئے پروفیسر نے اپنا انٹروڈکشن دے کر پھر لیکچر شروع کیا لیکچر کے دمنٹ کے بعد دروازہ پر
نوک ہوا

"May I come in sir"

ایک بھاری سی آواز جو آرزو کے کان میں آئی جس نے اسکو مجبور کر دیا اس طرف دیکھنے کو اسنے اس طرف دیکھا تو وہاں ایک لڑکا جو سوئیٹ
شرٹ گرین رنگ کی اور پیٹ بلیک کلر کی کالی آنکھیں فیروز رنگ کالے بال بالکل میس اور کندھے پر بیگ لٹکائے کھڑا تھا

اسنے ادھر ادھر دیکھا کی صرف وہ ہی نہیں بلکہ پوری کلاس کا دھیان اسی کی طرف تھا ایشل بھی اسی کو دیکھ رہی تھی پر آرزو نے دیکھ کر نظر ہٹا
کر اپنے نوٹس دیکھنے لگی زیادہ دھیان دیے بغیر مگر ایشل اسے ہی دیکھ رہی تھی

وہ لڑکا اور کوئی نہیں ازلاں حیدر ہی تھا جو کل لاہور پہنچ گیا تھا اور آج اس کو اٹھنے میں دیر ہو گئی پروفیسر نے جوابن اسے کہا"

Come in پہلے دن ہی لیٹ

تو از لان نے بڑے اطمینان سے کہا

سوری سر لیٹ ہو گیا

اور اپنے لیے سیٹ تلاش کرنے لگا اس نے دیکھا کہ ساری سیٹ فل ہے سوائے دوسری روکے جہاں پر ایک سیٹ خالی تھی رایان کے سائیڈ میں تو وہ سیٹ کی طرف بڑھنے لگا اور پروفیسر نے بھی اپنے لیکچر کو دوبارہ کنٹینیو کیا ایشل ابھی بھی از لان کو دیکھ رہی تھی جو آئزہ نے نوٹ کی پر کچھ کہا نہیں آئزہ کی نظر ایشل سے از لان کی طرف گئی جو بس اپنا بیگ چیئر پر رکھ رہا تھا تو اس نے بھی اسی کی طرف دیکھا آئزہ اور از لان کی نظریں ملی ملتے ساتھ ہی آئزہ نے گھبراتے وے اپنی نظر پروفیسر کی طرف کر دی

"اے گھبرا کیوں رہی ہو با گل ہے تو آئزہ" وہ اپنے آپ کو ہلکی سی آواز میں کہنے لگی

"کیا؟ کچھ کہا؟"

پریش نے اس کی طرف دیکھ کر کہا

"نہیں نہیں"

اور از لان بھی اپنی چیئر پر بیٹھا تو پریشے کے بھائی رایان نے اس کے اگے ہاتھ بڑھاتے اور مسکراتے ہوئے بولا "السلام علیکم میرا نام رایان حسین"

از لان نے بھی اپنا ہاتھ بڑھایا اور رایان سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

"وعلیکم السلام میں از لان حیدر"

اور دونوں ہی پروفیسر کی طرف نظر کر کے ان کا لیکچر سننے لگے تقریباً ایک گھنٹے کے بعد لیکچر ختم ہوا

" چلو کینٹین چلتے ہیں "

پریش نے آئزہ اور ایشل کو مسکراتے ہوئے کہا ایشل نے بھی یکدم ہاں بول دیا آئزہ ابھی اپنے بیگ میں نوٹ بک رکھ ہی رہی تھی

تو وہ دونوں کھڑی ہو گئی آئزہ بھی بیگ میں رکھ کے کھڑی ہوئی اور ایشل اور پریش نے کھڑے ہوتے رایان کو کہا

بھائی کینٹین چلتے ہیں "

ازلان نے بھی ہاں بولا پھر وہ پانچوں کینٹین میں گئے ایک راؤنڈ ٹیبل تھی جس میں تقریباً چھ چیز زنگی ہوئی تھی تو وہ پانچوں اسی راؤنڈ ٹیبل کی طرف جا کر بیٹھ گئے

آئزہ اور ازلان کے درمیان صرف ایک چیئر کا فاصلہ تھا پھر وہ چاروں ایک دوسرے سے بات کرنے لگے اور ایک دوسرے کے بارے میں اور جاننے لگے

آئزہ ایک واہد تھی جو مسکراہٹ کے ساتھ صرف خاموشی سے سن رہی تھی

ایشل ایشل نے ازلان کو کہا

" کہاں رہتے ہو ازلان "

ازلان نے اس کی طرف دیکھ کر کہا

" میں دراصل کراچی سے ہوں یہاں ہو سٹل میں رہتا ہوں کچھ مہینوں کے بعد پھر اپنی مینگو میں شفٹ ہو جاؤں گا "

آئزہ بھی سن رہی تھی ازلان نے واپس اس کو کوئی سوال نہیں کیا

" میں بھی کراچی سے ہوں ابھی یہاں اپنی کزن کے آئزہ کے ساتھ رہنے آئی ہوں کچھ دن کے لیے "

اس نے آئزہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

" پھر پیرنٹس کے ساتھ شفٹ ہو جاؤں گی "

ازلان کی نظریں آئزہ پر تھیں جو ابھی بھی ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھ ہی رہی تھی

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے میں بار بار اسکی طرف کیوں دیکھ رہا ہوں"

وہ ایک بلیک ابائے میں تھی حجاب پہنے گہرا نکھوں میں کاجل گلابی ہوٹ اور فیئر سارنگ تھا اس کا اور دونوں سائید اسکے ڈمپل پڑ رہے تھے نوڈاؤٹ جو دیکھے اسے بس مسکراتا دیکھتا رہے اسی ہو کی طرح پیاری تھی۔

وہ چاروں پھر باتیں کرنے میں لگے وہ چاروں ہی باتیں کر رہے تھے تو پریشے نے آئزہ کو مخاطب کرتے وے کہا یا آئزہ "تم بھی تو کچھ بولو کب سے تم صرف ہماری باتیں سن ہی رہی ہو"

آئزہ اس بات پر پھر بولنے لگی

"میں".....

ایشل نے اس کی بات کاٹتے وے بولا

"یہ ایسی ہی چپ رہتی ہے

اسکو زیادہ بولنا نہیں آتا" ایشل کے اس بات پر آئزہ نے اسے چونٹی ماری

آآآآ..... یار مذاق کر رہی ہوں"

"ویسے آئزہ تمہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ تمہاری فیملی بہت کنزرویٹو ہوگی" پریشے نے پھر سے آئزہ کی طرف دیکھ سوال کیا

پھر وہ کچھ بولتی ایشل نے بولنا شروع کیا

"ہاں بھائی میرے خالو بہت اسٹرکٹ ہے"

آئزہ نے اس کے کندھے پر بیزاری سے مارا اور پریشے کی طرف دیکھ کر کہا

یہ مجھے بولنے دے تو میں کہوں نہ کچھ"

اور سب کے سب ہنسنے لگے اس بار ازلاں کے چہرے پر بھی مسکراہٹ تھی مگر ہلکی سی

"نہیں ایسی بات نہیں ہے میری فیملی کنزرویٹو نہیں ہے آج تک میرے پیرس نے مجھے کسی چیز کے لیے روکا نہیں اور یہی بات مجھے دیکھ کر تم بول رہی ہو تو یہ میری خود کی مرضی ہے ابایا پہننے سے کوئی کنزرویٹو نہیں ہو جاتا"

پھر اس نے ایشل کی طرف دیکھا اور کہا

"میرے بابا اسٹریٹ نہیں ہے اور تمہارے خالو بھی وہ تھوڑے بس پروٹیکٹو ہے اوکے؟"

تو ایشل نے بھی اپنے ہاتھ پر ہوا میں کرتے ہوئے بولا "اوکے"

انہوں نے کینیٹین سے ارڈر کیا اور وہ سب کھانے لگے کھانے کے بعد وہ اپنے گھر جانے لگے سب نے سب

"گڈ بائے"

کیا اور اپنے گھر جانے لگے

جیسے ہی وہ دونوں اپنی گاڑی سے نکلی تو ایشل نے آئرن سے کہا

"تم نے ازلان کو دیکھا ہنس بھی نہیں رہا تھا کیسا بندہ تھا وہ پرہاں ہینڈ سم بہت تھا"

"تم بڑا اسے دیکھ رہی تھی

غور غور سے" ایشل نے چھیٹتے وے کہا

"ہاں تو یار تھا ہی اتنا پیارا وہ" ایشل نے گاڑی کی روف پر اپنا منہ رکھتے ہوئے کہا

"ہاں ہنس تو نہیں رہا تھا کوئلہ ہارڈ لگ رہا تھا مجھے تو"

"تمہیں کیا پتا تم تو دیکھ بھی نہیں رہی تھی اسے"

"ہاں تو میں تمہاری طرح لڑکے دیکھنے تھوڑی جاتی ہوں"

"تم تو....." ایشل اسے مارنے کے لیے بھاگی آڑہ بھی اندر کی طرف بھاگی اندر آتے آڑہ نے دیکھا انور علی جو باہر لانچ میں بیٹھے تھے ٹی وی دیکھ رہے تھے

انہوں نے پوچھا

"آگئے بچوں کیسا ربا دن"

ان کی نظر ٹی وی کے ہی طرف تھی وہ بغیر دیکھے بول رہے تھے

"نہیں خالو ہم نہیں آئے ابھی بھی یونیورسٹی میں ہیں" ایشل نے

اپنا دائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے اور سر جھٹکاتے بولا تو آڑہ نے اسے چونٹی ماری اور کہا

"جی بابا ہم آگئے آج کا دن بہت اچھا گزرا"

وہ رکی اور اپنا بیگ انور صاحب کے پاس والے صوفے پر بیٹھ کر بولی

"آپ کو پتہ ہے بابا آج ہماری دوستی ایک لڑکی سے ہوئی پریشہ بہت اچھی لڑکی ہے اچھے سے بات کر رہی تھی بہت فرینڈلی تھی اور اس کا بھائی اور ایک تھا.....؟"

وہ نام سوچنے لگی کہ پیچھے سے ایشل بھی آکر اس کے ساتھ بیٹھی اور کہا

"رایان اور ازلان"

انور صاحب مسکرائے ایک نظر دیکھا دونوں کو اور پھر ٹی وی دیکھتے وے ان کو کہا

"اچھا صحیح اچھے سے پڑھائی کرنا کوئی شکایت نہ آئے مجھے"

"جی بابا"

"ایشل بیٹا آپ کے پیرینس کل آرہے ہیں" انھوں نے ٹی وی بند کر کے ان دونوں کی طرف روکھ کر کہا

"او کے خالو کب آئیں گے آئی مین کتنے بجے میرے یونیورسٹی کے آنے تک آپکے ہوں گے یا اس کے بعد آئیں گے"

"یہ تو نہیں بتایا پر کل تک آجائیں گے رات تک شاید شفٹنگ بھی ہو جائے تم لوگوں کی"

"اچھا تو مطلب کل میرا اسٹ دن ہے آپ کے ہاں"

تو اترہ بھی سائیڈ میں بولی

"ارے نہیں تم دو تین دن رہو گی میرے ساتھ"

"مینا بابا؟"

آترہ نے انور صاحب سے سوال کرتے وے کہا

"جی جی بیٹا آپ جتنے دن چاہو یہاں رہ سکتی ہو"

"آپ کا ہی گھر ہے اور آپ کا گھر تو ویسے بھی دو کدم کی دوری پر ہی ہے"

"اس لیے تم دو تین دن اور رہ سکتی ہو جب تک گھر پورا فائنلایز نا ہو جائے اور سیٹنگ نہیں ہو جاتی"

"اچھا اوکے" ایشل خوشی سے چہک اٹئی

"اچھا اب آپ دونوں جاؤ اور فریش ہو جاؤ میں فاطمہ سے کہتا ہوں کھانا لگائے"

"نہیں بابا بھوخ نہیں ہے ابھی ہی یونیورسٹی سے کھا کر آرہے ہیں،"

"جی خالو اب سب آرام کرنا ہے تھوڑا بہت"

"اچھا جاؤ آرام ہی کر لو بھلا"

"اوکے"

آزہ یہ کہہ کر بھاگی روم میں اور ایشل اسکے پیچھے

کمرے میں آتے ہی بیڈ پر گرتے کہا ایشل نے

"ہاں تو یار میں تمہیں کیا کہہ رہی تھی

ازلان بہت بیٹھ سم ہے"

آزہ بھی ابایا اتار کر بیڈ پر گری اور کہا

"یار تم یہ کون سی باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو"

"تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے بورینگ ہو بلکل"

وہ یہ کہتے وے واشروم میں چلی گئی

"ہاں تو مت کیا کرو یہ باتیں ویسے بھی مجھے کوئی شوک نہیں تمہاری یہ فضول باتیں سننے کا"

"ہاں نہیں کروں گی بس" واشروم سے آواز آئی

"بہن واشروم کو تو بکھش دو" آزہ نے ہستے ہستے کہا

"تمہاری میرے سامنے تو بہت ہی زبان چلتی ہے" اپنے منہ کو رگڑتے وے ایشل واشروم سے باہر آئی

"ہاں تو تم پاگل کو سمجھانا ہوتا ہے نہ میرا ایک ہی تو پاگل دوست ہے" آزہ بیڈ سے اٹھ کر اپنا بایاں ہاتھ ایشل کے کندھے پر رکھتے وے کہا

"ویری فنی" کندھے سے ہاتھ ہٹاتے اور ایک عجیب سی مسکراہٹ سے کہا

"فنی نہیں تھا"

"نہیں بلکل بھی نہیں" ایشل نے فخر سے سر کو نہ میں ہلاتے کہا

"تو یہ ضرور لگے گا" اور واشروم کی طرف بھاگ گئی

"ابے میرے منہ پر صابن لگاوا ہے"

ایشل بھی پیچھے گئی پر کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ آرزو نے دروازہ لوک کر دیا تھا

"جب تک تم ملتی خود کو میرا نماز کا ٹائم ہی چلا جاتا اب آرام سے ملو خود کو میں وضو کر کے نکلتی ہوں"

"تم کو تو میں دیکھتی ہو" ایشل ناراضگی سے اپنے آپ کو ملنے لگی

"ہاں دیکھ لینا" آرزو کی ہسنے کی آواز آرہی تھی

"ہس لو ہس لو دیکھتی ہوں تمہیں"

اب کوئی آواز نہیں آئی

جب پورے 5 منٹ کے بعد آرزو باہر نکلی تو ایشل وہاں نہیں تھی وہ سمجھ گئی وہ دوسرے واشروم میں گئی ہوگی اسنے نماز پڑھی پھر نفل پڑھے

جب اسنے پیچھے بیڈ پر دیکھا تو ایشل گھوڑے بچ کر سوچکی تھی

وہ کھڑی ہوئی اور بیڈ پر لیٹ گئی ایشل کے سائیڈ میں تو اسے ایشل کی باتیں یاد آنے لگی کی ازلاں کتنا مینڈ سم ہے اسنے آنکھیں بند کی اور اسکے

سامنے وہ لمحہ یاد آیا

جب اسکی اور ازلان کی نظریں دو سیکنڈ کے لیے ہی پر ملیں تھی اسکے کالے میسی بال گرین سویٹ شرٹ کالی آنکھیں ان میں ایک کشمیش تھی اس نے جلدی سے اپنا سر ہلایا اور کہنے لگی

"کیا کر رہی ہے آرزو کس کی باتوں میں آرہی ہے"

"اللہ تعالیٰ ملیز معاف کرنا غلتی ہو گئی سوری سوری" وہ اب اوپر چھت پر دیکھ کر باتیں کر رہی تھی۔

ازلان اپنی ہوٹل روم میں داخل ہوتے ہی لیٹ گیا اسکا سامان ابھی تک بکھراوا تھا ہر جگہ پر اسنے دھیان نہیں دیا اوت آنکھیں بند کر لیں اسکے دماغ میں ابھی بھی آرزو کی وہ مسکراہٹ تھی

اس میں کوئی شک نہیں کی اسکی مسکراہٹ کسی کو پسند نہ آئے

"اسکی مسکراہٹ natural تھی بنا کسی فلٹر کے"

ازلان نے آنکھیں کھولی اور کہنے لگا

"پر وہ میری طرف دیکھ کیونہیں رہی تھی کیا میں آج اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ یک دم بیڈ سے اٹھا

اور آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے آپ کو دیکھنے لگا تبھی اسکا فون بجا اسنے فون نکالا

"ہیلو"

"ہیلو ازلان"

"جی بھائی"

"کیسا گیا تمہارا دن آج"

"اچھا گیا بھائی پہلے دن ہی لیٹ ہو گیا"

"میں تبھی کہہ رہا تھا کی اپنے گھر ہے وہاں جا کر رہو پر تم ہی ضید کر رہے تھے کہ نہیں ہو سٹل ہو سٹل"

"بھائی اب لیٹ جانے سے ہو سٹل بیچ میں کیو آگئی"

"بیٹا اگر گھر میں ہوتے تو ملازم تمہیں ٹائم پر اٹھا دیتیں"

"ہاں تو میں کل سوئوں گا ہی نہیں"

"پاگل ہو تم ایسا کرو ابھی ہی شفٹ ہو جاؤ"

"نہیں بھائی اب پھر سے ضدنا کریں میں دو تین مہینوں کے بعد ہی شفٹ ہو نگا اب"

کچھ دیر دانش سے پھر کچھ دیر پیرنس سے بات کرنے کے بعد وہ سو گیا پھر وہ تقریباً 7 بجے اٹھا تو اسے بھون لگ رہی تھی وہ نچے دیز کرنے کے گیا

کینٹین تو وہاں کا کھانا دیکھ کر ہی پسند نہیں آیا تو وہ ہو سٹل سے باہر کھانے چلا گیا وہ کسی مال کے اندر گیا اسکا دھیان موبائل پر ہی تھا کی اسکی ٹکر ہوئی اور موبائل اسکے ہاتھوں سے گر گیا

"اندھے ہو کیا....." یہ کہتے سراسنے اس کی طرف دیکھا تو وہ دیکھتا ہی رہ گیا

"اوووووو آیم سوری سوری" وہ لڑکی اسکا موبائل نیچے سے اٹھاتے وے بولی جب اسنے موبائل اور اپنی نظریں اس کی طرف کیا

تو ازلان کیوں حیران ہوا وہ کوئی اور نہیں آئزہ ہی تھی اسکی آواز ابھی بھی ازلان کے کانوں میں گونج رہی تھی

دوسری طرف آئزہ بھی حیرانی سے اسے دیکھنے لگی

پر وہ صرف 5 سیکنڈ کے لیے ہی تھا اور آئزہ نے اپنی نظریں دوسری طرف کر دیں

"تم یہاں کیا کر رہے ہو ازلان" آئزہ نے اسکی طرف دیکھ کر حیرت سے پوچھا

ازلان اب حوش میں آیا اور آئزہ کے ہاتھ سے اپنا موبائل لیا

"وہ..... میں..... یہاں" وہ اب بہت گھبراہٹ سے اپنے پوکٹ میں ہاتھ لگاتے کہہ رہا تھا

جیسے وہ کچھ ڈھونڈ رہا ہو

"کچھ.... کھانے کے لیے آیا تھا"

اچھا سوری ازلان میں نے دیکھا نہیں میں وہ ایشل کو ڈھونڈ رہی تھی تو مجھے کچھ دیکھائی ہی نہیں دے رہا تھا میں تو".....

ازلان نے اسکی بات کاٹتے وے کہا

"کوئی بات نہیں آرزو"

آرزو نے اسکی طرف دیکھا اور کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے ایشل آگئی

"اوووو ہیلو ازلان تم یہاں"

"ہاں میں کچھ کھانے کے لیے آیا تھا"

چلو پھر ہم بھی کھانے ہی جاتے ابھی"

آرزو نے اسے عجیب سے دیکھا

"چلو آرزو" اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے لے جانے لگی

"واٹ الک ایک دن میں دوسری بار ملاقات ہو رہی ہے تم سے" ایشل نے بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

ازلان نے اسکی طرف دیکھ کر آرزو کی طرف دیکھا اور کہا

"سچ میں ووٹ الک"

"ہاں" ایشل مسکرائی

تینوں نے اور ڈر کیا اور کھانے کے بعد باہر نکلے مال سے

"چلیں میں چلتا ہوں" دونوں کو bye کہہ کر ازلان دوسری طرف جانے لگا کہ آرزو نے بولایا "سوری ازلان"

ازلان پیچھے موٹا اور مسکرایا

"کوئی بات نہیں"

اور پھر جانے لگا وہاں آئزہ اور ایشل دونوں حیرت سے اسے دیکھ رہی تھیں

"تم نے دیکھا وہ مسکرایا"

ایشل نے حیرت کے ساتھ ساتھ بڑی سی مسکراہٹ سے کہا

"اب مت شروع ہو جانا یا پھر سے ہاتھ ہیں میرے یہ"

آئزہ نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

ایشل نے بیداری سامنے بنایا

"چلو اب"

آئزہ گاڑی کی طرف گئی.....